بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسرِ قرآن عالیجناب ادیبِ اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ________ قریشی آرٹ پریس

کتابت ________ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ________ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ________ مارچ ۲۰۰۴ء

کہا کیا بھائی کو ملے گی۔ فرمایا۔ نہیں۔ میں نے کہا۔ پھر کون امام ہوگا۔ فرمایا۔ میرا فرزند جو ابھی لاولد ہے۔

٤ ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: لَا تَجْتَمِعُ الْإِمَامَةُ فِي أَخَوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَعْقَابِ وَ أَعْقَابِ الْأَعْقَابِ.

۴۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امامت نہیں جمع ہوگی دو بھائیوں میں حسنؑ و حسینؑ کے بعد وہ اولاد در اولاد چلے گی

٥ ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ: إِنْ كَانَ كَوْنٌ وَ لَا أَرَانِيَ اللهُ فَبِمَنْ أَئْتَمُّ ؟ فَأَوْمَأَ إِلَى ابْنِهِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : فَإِنْ حَدَثَ بِمُوسَى حَدَثٌ فَبِمَنْ أَئْتَمُّ ؟ قَالَ: بِوَلَدِهِ ، قُلْتُ: فَإِنْ حَدَثَ بِوَلَدِهِ حَدَثٌ وَتَرَكَ أَخاً كَبِيراً وَابْناً صَغِيراً فَبِمَنْ أَئْتَمُّ ؟ قَالَ : بِوَلَدِهِ ثُمَّ وَاحِداً فَوَاحِداً وَفِي نُسْخَةِ الصَّفْوَانِيِّ : ثُمَّ هٰكَذَا أَبَداً.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ اگر خدانخواستہ آپ کا انتقال ہوجائے (خدا مجھے وہ دن نہ دکھلائے) تو کون امام ہوگا حضرت نے اپنے فرزند موسیٰؑ کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا ان کے بعد۔ فرمایا۔ ان کا بیٹا۔ میں نے کہا اگر مرنے کے بعد وہ ایک بڑا بھائی چھوڑیں اور بیٹا چھوٹا سا ہو تب کون امام ہوگا۔ فرمایا۔ بیٹا اور اسی طرح ایک کے بعد دوسرا۔

ترسیٹھواں باب

خدا اور رسول اللہ صلعم کی نص آئمہ علیہم السلام کیلئے

(بَابُ) ٦٣

مَا نَصَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَسُولُهُ عَلَى الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاحِداً فَوَاحِداً

١ ــ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ؛ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ، سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» فَقَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ

عليه السلام ما أوجب لعلي عليه السلام من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فلم يكن لأحد منهما فضل على صاحبه إلا بكبره وإن الحسين كان إذا حضر الحسن عليه السلام لم ينطق في ذلك المجلس حتى يقوم، ثم إن الحسن عليه السلام حضره الذي حضره فسلم ذلك إلى الحسين، ثم إن حسيناً عليه السلام حضره الذي حضره فدعا ابنته الكبرى فاطمة بنت الحسين عليه السلام فدفع إليها كتاباً ملفوفاً ووصية ظاهرة وكان علي بن الحسين عليه السلام مبطوناً لايرون إلا أنه لما به، فدفعت فاطمة الكتاب إلى علي بن الحسين ثم صار والله ذلك الكتاب إلينا.

الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن محمد بن جمهور، عن محمد بن إسماعيل بن بزيع، عن منصور بن يونس، عن أبي الجارود، عن أبي جعفر عليه السلام مثله.

۶- ابوجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت کو فرماتے سنا کہ خدا نے بندوں پر پانچ چیزوں کو فرض کیا ہے جن میں سے انھوں نے چار کو لیا اور ایک کو چھوڑ دیا۔ میں نے کہا اس کا نام بتائیے فرمایا اوّل نماز کو واجب کیا۔ لوگ نہیں جانتے تھے کہ کیسے پڑھیں، جبرئیل نے آکر کہا اے محمدؐ ان کو نماز کے اوقات وغیرہ بتلائیے پھر زکوٰۃ کا حکم فرمایا اے محمد نماز کی طرح ان کو زکوٰۃ کے مسائل بھی بتلائیے جیسے نماز کے بتائے ہیں پھر روزہ کا حکم آیا جب روز عاشورہ ہوا تو آپ نے قرب و جوار کی بستیوں میں روزہ کا حکم بھیجا (پھر اس روزہ کا حکم منسوخ ہوا) اس کے بعد رمضان کے روزے فرض ہوئے۔ پھر حج کا حکم آیا، نماز، زکوٰۃ اور روزے کی طرح آپ نے حج کو بھی سمجھایا۔ پھر ولایت کا حکم آیا روز عرفہ کو جمعہ کا دن تھا پھر یہ آیت نازل ہوئی، الیوم اکملت لکم دینکم، اور کمال دین ہوا۔ ولایت علی کا حکم آنے کے بعد۔ اس وقت رسول اللہ نے فرمایا۔ میری امت عہد جاہلیت کے عقیدے کو لئے ہوئے ہے جب میں نے اپنے ابن عم کے متعلق ایسا حکم سناؤں گا تو کوئی یہ کہے گا کوئی وہ، بغیر زبان پر لائے یہ بات میرے دل میں آئی، پس خدا کا ایک تاکیدی حکم میرے پاس آیا اور مجھے ڈرایا۔ اگر تم نے میرے اس حکم کی تبلیغ نہ کی تو مجھے معذب کریگا۔ اس کے بعد یہ آیہ، یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الخ نازل ہوئی۔ بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں کرتا۔ پس رسول اللہ نے علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔ لوگو! مجھ سے پہلے کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا مگر یہ کہ خدا نے اسے عمر عطا فرمائی۔ پھر اسے اپنے پاس بلا لیا پس عنقریب میں بھی بلایا جاؤں گا اور میں اس کی دعوت کو قبول کروں گا۔ خدا کے یہاں مجھ سے بھی سوال کیا جائے گا اور تم سے بھی پس تم کیا کہو گے انھوں نے کہا۔ ہم اس کی گواہی دیں گے کہ آپ نے حق تبلیغ و نصیحت ادا کیا اور جو آپ کی ذمہ داری تھی اسے پورا کیا۔ پس اللہ آپ کو تمام رسولوں سے بہتر جزا دے۔ حضرت نے فرمایا خداوندا گواہ رہنا (تین بار) پھر فرمایا اے مسلمانو، یہ علیؑ تمہارا ولی ہے میرے بعد حاضرین کو چاہیئے کہ یہ خبر غائبین تک پہنچا دیں، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، علی خدا کے امین ہیں اس کی مخلوق

پر اور اس کے غیب کے اور اس کے دین کے محافظ ہیں وہ دین جسے اس نے اپنی ذات کے لئے انتخاب کیا پھر رسول اللہ کو جو پیش آیا وہ پیش آیا۔ آپؐ نے حضرت علیؑ کو بلا کر فرمایا۔ میں تم کو اس چیز کا امین بنانا چاہتا ہوں جس کا امین مجھے خدا نے بنایا ہے لپنے غیب اور اپنے علم کا اور اپنی مخلوق کا اور اپنے اس دین کا جسے اس نے اپنی ذات کے لئے پسند کیا۔ اے زیاد اس نے اس فضیلت میں اور کسی کو شریک نہیں کیا۔ اس کے بعد ایک مدت گزرنے پر حضرت علی نے اپنے بیٹوں کو بلایا۔ جن کی تعداد بارہ تھی فرمایا۔ اے میرے فرزندو اللہ چاہتا ہے کہ وہ میرے اندر سنت یعقوب کو جاری کرے، یعقوب نے اپنے بارہ بیٹوں کو بلا کر کہا میں تم کو آگاہ کرتا ہوں تمہارے صاحب کے بارے میں (حکم سے یعنی میرے بعد میرے قائم مقام یوسف ہوں) پس اسی طرح میں بھی تمہارے صاحب حکومت کو بتاتا ہوں آگاہ ہو کہ یہ دونوں بیٹے رسول اللہ کے حسنؑ و حسینؑ ہیں پس ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو اور ان کی مدد کرو، میں نے ان دونوں کو ان چیزوں کا امانت دار بنایا جس کا رسول اللہ نے مجھے امانتدار بنایا تھا اپنی خلق پر اپنے غیب پر اور اپنے اس دین پر جس کو اس نے اپنی ذات کے لئے انتخاب کیا تھا۔ پس خدا نے ان دونوں کے لئے ان چیزوں کو واجب کیا ہے جن کو علیؑ پر واجب کیا تھا رسول اللہ نے۔ پس ان دونوں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت حاصل نہیں مگر بزرگی سن کی وجہ سے، اور حسینؑ کا معمول تھا کہ جب تک مجلس امام حسنؑ میں بیٹھتے خاموش بیٹھتے، پھر جب امام حسنؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انھوں نے یہ امانت امام حسینؑ کے سپرد کی اور جب ان کی وفات کا وقت تو انھوں نے اپنی بیٹی فاطمہ کبریٰ کے سپرد کی تو ان کو ایک لپٹی ہوئی تحریر دی اور الفاظ میں وصیت بھی کی۔ حضرت علی بن الحسین واقعہ کربلا میں مرض اسہال میں مبتلا تھے یہ بیماری سب کو معلوم تھی فاطمہ نے یہ تحریر علی بن الحسین کو دی پھر خدا کی قسم یہ تحریر ہم تک پہنچی۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ صَبَّاحٍ الْأَزْرَقِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُخْتَارِيَّةِ لَقِيَنِي فَزَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ إِمَامٌ ، فَغَضِبَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام ، ثُمَّ قَالَ : أَفَلَا قُلْتَ لَهُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا وَاللهِ مَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ ، قَالَ : أَفَلَا قُلْتَ لَهُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَلَمَّا مَضَى عَلِيٌّ عليه السلام أَوْصَى إِلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَلَوْ ذَهَبَ يَزْوِيهَا عَنْهُمَا لَقَالَا لَهُ : نَحْنُ وَصِيَّانِ مِثْلُكَ وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ ذَلِكَ وَأَوْصَى الْحَسَنُ إِلَى الْحُسَيْنِ وَلَوْ ذَهَبَ يَزْوِيهَا عَنْهُ لَقَالَ أَنَا وَصِيٌّ مِثْلُكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَمِنْ أَبِي وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ ذَلِكَ ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ» هِيَ فِينَا وَفِي أَبْنَائِنَا .

انفال ۷۵/۸

۷۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقرؑ سے کہا کہ پیروان مختار میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ محمد حنفیہ امام تھے یہ سن کر حضرت کو غصہ آیا۔ فرمایا پھر تم نے کیا کہا۔ میں نے کہا میری سمجھ میں تو آیا نہیں کہ کیا کہوں۔ فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا

کہ رسول اللہ نے علیؑ و حسنؑ و حسینؑ کے متعلق وصیت کی اور جب علیؑ کے انتقال کا وقت آیا تو حسنؑ و حسینؑ کے متعلق وصیت کی اور اگر وہ ان دونوں سے چھپائے رہتے تو وہ کہتے کہ ہم دونوں آپ کے وصی ہیں ؟ اور حضرت علی ایسا کرتے ہی نہیں امام حسنؑ نے امام حسینؑ کے لیے وصیت کی اور اگر وہ ایسا نہ کرتے تو امام حسینؑ کہتے کہ میں آپ کا وصی ہوں رسول اللہ کے فرمان کے مطابق اور اپنے پدر بزرگوار کے اعلان کے مطابق اور وہ ایسا کیوں کرتے یعنی امام حسنؑ و امام حسینؑ کو وصیت کرنے سے کیونکر روکتے ۔ درآنحالیکہ یہ آیت موجود ہے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں اور یہ وصایت تو ہم میں اور ہماری اولاد میں ہے

توضیح :- مقصد حضرت کا یہ تھا کہ اگر محمد حنفیہ امام ہوتے تو جب اس وصایت کا اعلان حضرت علی بن الحسینؑ کے حق میں کیا گیا تھا تو محمد حنفیہ نے امام حسینؑ سے کیوں نہ کہا کہ حسب فرمان رسول و امیرالمومنین یہ حق میرا ہے ان کا خاموش رہنا اس کی دلیل ہے کہ وہ اپنے کو مستحق امامت نہیں جانتے تھے۔

چونسٹھواں باب

اشارہ نص امامت امیرالمومنینؑ پر

(بَابُ) ۶۴

الْإِشَارَةِ وَالنَّصِّ عَلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْجَهْمِ الْهِلَالِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : لَمَّا نَزَلَتْ وِلَايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَكَانَ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله : سَلِّمُوا عَلَىٰ عَلِيٍّ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَكَانَ مِمَّا أَكَّدَ اللهُ عَلَيْهِمَا فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ يَا زَيْدُ ! قَوْلُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لَهُمَا : قُومَا فَسَلِّمَا عَلَيْهِ بِإِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَا : أَمِنَ اللهِ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : مِنَ اللهِ وَ مِنْ رَسُولِهِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ «وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ» يَعْنِي بِهِ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لَهُمَا وَقَوْلَهُمَا : أَمِنَ اللهِ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ «وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا ، تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ (أَئِمَّةٌ هِيَ أَزْكَىٰ مِنْ أَئِمَّتِكُمْ)» قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَئِمَّةٌ ؟ قَالَ : إِي وَاللهِ أَئِمَّةٌ ، قُلْتُ : فَإِنَّا نَقْرَءُ أَرْبَىٰ ، فَقَالَ : مَا أَرْبَىٰ ؟ ــ وَ أَوْمَأَ بِيَدِهِ فَطَرَحَهَا ــ «إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللهُ بِهِ» يَعْنِي بِعَلِيٍّ عليه السلام «وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ